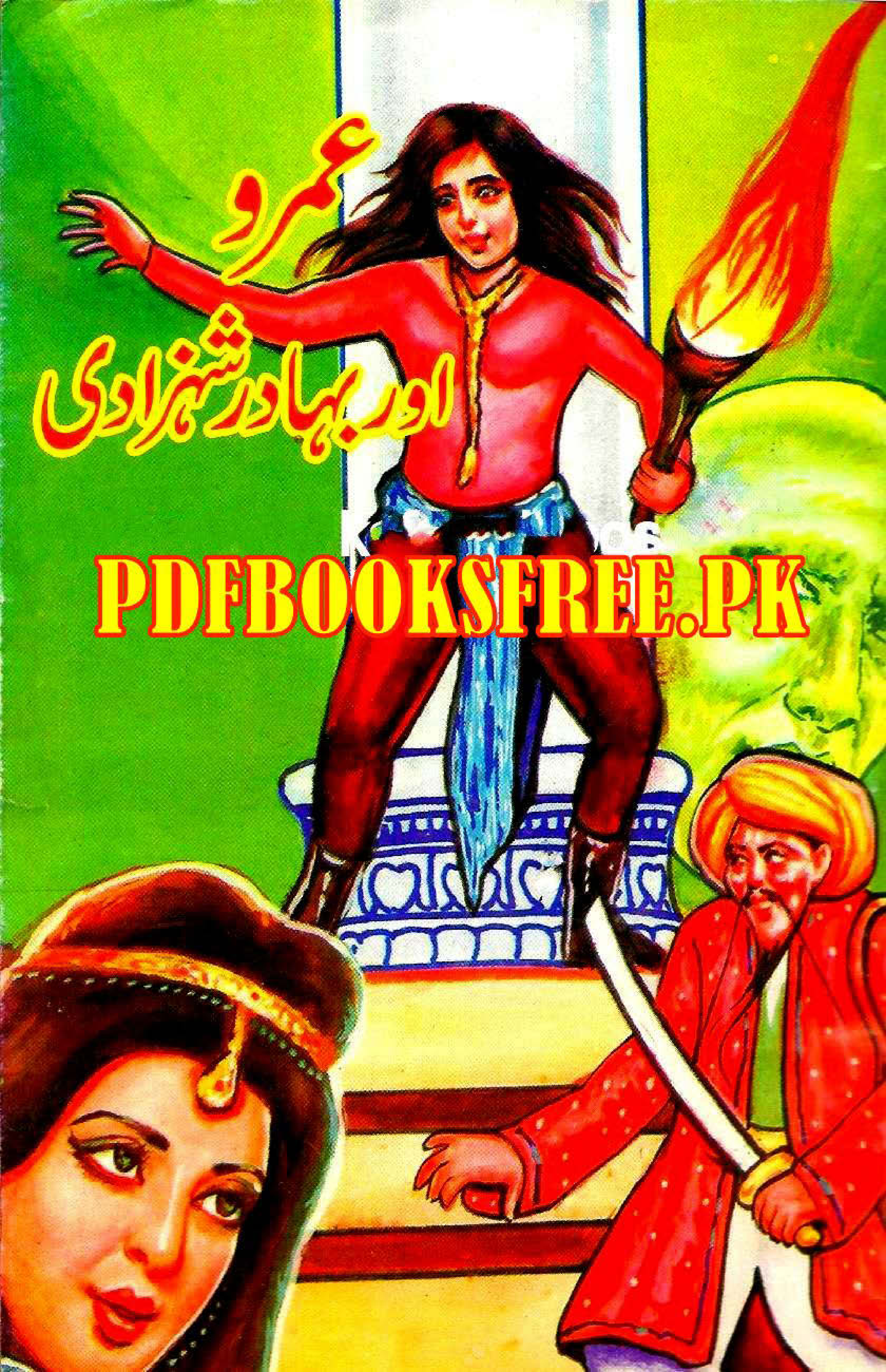

PDFBOOKSFREE.PK

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی

عمرو اور بہادر شہزادی

عاطر شاہین

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی

---------- محمد علی قریشی

ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی

طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

ARSLAN PUBLICATIONS MULTAN

Price Rs 12/-

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ملک چمن کی شہزادی نورین کو عمرو عیار سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ اس نے اپنے باپ بادشاہ بہزاد سے عمرو عیار کی عیاریوں کے کارنامے سنے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ تجسس میں مبتلا تھی کہ عمرو کیسے عیاریاں کرتا ہے اور کس طرح جادوگروں کو بے وقوف بنا کر انہیں لوٹتا ہے۔ وہ اس وقت چھ سال کی تھی جب عمرو عیار کسی کام کے سلسلے میں اس کے باپ بادشاہ بہزاد سے ملنے آیا تھا۔ اب شہزادی بائیس سال کی ہوگئی تھی۔ اب وہ چاہتی تھی کہ وہ عمرو کے ساتھ کسی مہم پر جائے۔ شہزادی نورین نے چونکہ نیزہ بازی، گھڑسواری اور لڑائی بھڑائی میں مہارت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے اس کے والد بادشاہ بہزاد نے اسے عمرو

کے ساتھ مہم پر جانے کی اجازت دے دی تھی۔ کچھ روز پہلے شہزادی نورین کی سہیلی ملک یمن کی شہزادی حارثہ کو ایک جادوگر نے اغوا کر لیا تھا جس کا نام دباچہ جادوگر تھا۔ شہزادی حارثہ کے اغوا کی خبر جب شہزادی نورین کو ہوئی تو اسے دباچہ جادوگر پر بہت غصہ آیا اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی سہیلی کو جادوگر کی قید سے ضرور بازیاب کرائے گی۔ وہ اکیلی دباچہ جادوگر کی تلاش میں جانا چاہتی تھی مگر شاہ چمن نے اسے دباچہ جادوگر کی تلاش میں اکیلے جانے سے منع کر دیا تھا اور اسے کہا تھا کہ وہ عمرو کو یہاں بلاتا ہے اور وہ عمرو کے ساتھ ہی شہزادی حارثہ کی بازیابی کے لئے جائے چنانچہ شاہ چمن نے عمرو کو بلانے کے لئے فوراً شاہی قاصد بھیجا تھا کہ انہیں عمرو سے بہت ضروری کام ہے اس لئے وہ جلد سے جلد ان کے محل میں پہنچ جائے۔ پیغام پڑھتے ہی عمرو عیار شاہی قاصد کے ساتھ ہی ملک چمن کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ عمرو نے سوچا بھی تھا کہ شاہ چمن کو اس سے کیا ضروری کام پڑ گیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ملک چمن کا بادشاہ

بہزاد انتہائی نیک دل اور انصاف پسند بادشاہ تھا اور اس نے عمرو کو کئی بار بھاری انعامات دیئے تھے۔

عمرو کی آمد کی اطلاع ملتے ہی شاہ چمن نے شہزادی نورین کے ساتھ خود عمرو کا استقبال کیا تھا۔ شہزادی نورین خوبصورت لڑکی تھی۔ اس نے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے سر پر ہیروں کا تاج تھا۔ عمرو نے شاہی انداز میں انہیں سلام کیا۔ شہزادی نورین، عمرو کو دیکھ کر حیران بھی ہوئی اور خوش بھی۔ کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ عمرو کوئی لمبا تڑنگا اور طاقتور انسان ہو گا مگر عمرو تو کمزور اور بوڑھا انسان تھا۔ شہزادی نورین اس بات پر بھی حیران تھی کہ عمرو کیسے جادوگروں کو بے وقوف بنا کر انہیں موت کے گھاٹ اتارتا ہے کیونکہ عمرو تو کمزور اور بوڑھا انسان ہے۔ عمرو ان کے ساتھ شاہی دربار میں آ گیا۔

”عمرو عیار۔ شہزادی نورین کو تم سے ملنے بہت شوق تھا۔ یہ بہت بہادر اور نڈر لڑکی ہے۔ یہ مجھ سے تمہارے کارنامے بڑے شوق سے سنتی ہے اور اکثر مجھے کہتی رہتی ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی عمرو

کے ساتھ کسی مہم پر جاؤں''۔ بادشاہ بہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ شہزادی نورین کی ذرہ نوازی ہے کہ انہوں نے مجھے اتنی عزت دی ہے''۔ عمرو نے شرماتے ہوئے کہا۔

''عمرو۔ شہزادی نورین تمہارے ساتھ کسی مہم پر جانا چاہتی ہے''۔ شاہ چمن نے عمرو سے کہا تو عمرو مہم کا سن کر چونک پڑا۔

''شہزادی نورین میرے ساتھ کسی مہم پر جانا چاہتی ہیں، کیا مطلب، کیسی مہم''۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمرو۔ شہزادی نورین کو تجسس ہے کہ تم جادوگروں، دیوؤں، جنوں اور چڑیلوں کو کیسے اپنی عیاری سے بے وقوف بنا کر ہلاک کرتے ہو اس لئے شہزادی نورین تمہارے ساتھ کسی مہم پر جانا چاہتی ہے تاکہ یہ کسی جادوگر سے مقابلہ کر سکے۔ میں نے اسے سمجھایا ہے کہ جادوگروں سے لڑنا بہت مشکل کام ہے مگر یہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی ہے اسی لئے میں نے تمہیں بلایا تھا تاکہ تم اسے کسی مہم پر اپنے ساتھ لے جاؤ''۔ شاہ چمن

نے کہا تو عمرو سوچ میں پڑ گیا۔

''ہاں عمرو۔ میں تمہارے ساتھ کسی مہم پر جانا چاہتی ہوں''۔ شہزادی نورین نے کہا۔

''شہزادی صاحبہ۔ جادوگر بہت خطرناک اور ظالم ہوتے ہیں۔ وہ آپ کو کوئی نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں''۔ عمرو نے کہا۔

''عمرو۔ تم بے فکر رہو، میں بے حد بہادر اور نڈر لڑکی ہوں۔ میں خطرات کا مقابلہ کرنا جانتی ہوں''۔ اس بار شہزادی نورین نے عمرو سے کہا۔

''ہاں عمرو۔ شہزادی نورین نے نیزہ بازی، گھڑ سواری اور لڑائی بھڑائی کی باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوئی ہے''۔ شاہ چمن نے کہا۔

''تم مہم پر کب جاؤ گے عمرو''۔ شہزادی نورین نے پوچھا۔

''شہزادی صاحبہ۔ میں کسی مہم پر اس وقت جاؤں گا جب مجھے معلوم ہو گا کہ کوئی انسان کسی جادوگر، جن، دیو یا چڑیل کے زیر عتاب ہے''۔ عمرو نے بتایا۔

''عمرو۔ میں جانتی ہوں کہ کون اس وقت کسی

جادوگر کے زیر عتاب ہے"۔ شہزادی نورین نے کہا تو عمرو یکدم چونک پڑا اور اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ کون کس جادوگر کے زیر عتاب ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"عمرو۔ ملک یمن کی شہزادی حارثہ میری بہت اچھی سہیلی ہے۔ کچھ روز پہلے اسے ایک جادوگر نے اغوا کر لیا تھا۔ شاہ یمن نے شاہی نجومی سے شہزادی حارثہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہیں معلوم ہوا ہے کہ شہزادی حارثہ کو دباچہ جادوگر نے اغوا کر لیا ہے اور وہ اس سے زبردستی شادی کرنا چاہتا ہے۔ شاہ یمن نے شہزادی حارثہ کی بازیابی کے لئے سپاہی بھیجے مگر وہ سب دباچہ جادوگر کا ٹھکانہ تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ شہزادی حارثہ کو اغوا ہوئے دس روز ہو گئے ہیں مگر وہ اب تک شہزادی حارثہ کو بازیاب نہیں کر سکے۔ شاہ یمن نے ملک میں منادی کرا دی ہے کہ جو کوئی بھی شہزادی حارثہ کو دباچہ جادوگر کی قید سے رہائی دلائے گا وہ اسے منہ مانگا انعام دیں گے۔ انعام کے

لالچ میں بہت سے نوجوان دباچہ جادوگر کی تلاش میں نکل چکے ہیں لیکن کسی کو بھی دباچہ جادوگر کا ٹھکانہ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ شہزادی حارشہ چونکہ میری سہیلی بھی ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میں اسے دباچہ جادوگر کی قید سے رہائی دلاؤں۔ تم مجھے دباچہ جادوگر کے ٹھکانے پر لے چلو، میں وعدہ کرتی ہوں کہ دباچہ جادوگر کے مقابلہ میں، میں بزدلی نہ دکھاؤں گی"۔ شہزادی نورین نے عمرو کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمرو غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے شاہ چمن کی طرف دیکھا تو شاہ چمن نے شہزادی نورین کی بات کی تائید میں سر ہلا دیا

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے شہزادی صاحبہ، میں دباچہ جادوگر کی قید سے شہزادی حارشہ کو بازیاب کرانے کے لئے تیار ہوں"۔ عمرو نے حامی بھرتے ہوئے کہا تو شہزادی نورین خوشی سے نہال ہو گئی۔

"پھر چلیں"۔ شہزادی نورین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"لیکن اگر مجھے مہم پر جانے سے پہلے نیک شگون

کے طور پر پہلے کچھ مل جائے تو میرے دل کو تسلی رہتی ہے''۔ عمرو نے کہا تو شاہ چمن اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''عمرو۔ میں جانتا ہوں کہ تم کسی بھی مہم پر جانے سے پہلے نیک شگون کے طور پر کچھ نہ کچھ ضرور لیتے ہو اس لئے میں تمہیں نیک شگون کے طور پر یہ ہار دیتا ہوں باقی انعام تمہیں مہم سے واپسی پر دیا جائے گا''۔ شاہ چمن نے گلے سے ہیروں کا ہار اتار کر عمرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمرو نے فوراً اٹھ کر ہیروں کا ہار لے لیا۔

''بہت بہت شکریہ بادشاہ سلامت''۔ عمرو نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور ہار زنبیل میں ڈال لیا۔

''اور ہاں عمرو۔ تم نے دباچہ جادوگر کی قید سے شہزادی حارثہ کو رہائی دلانے کے ساتھ میری بیٹی شہزادی نورین کی حفاظت بھی کرنی ہے''۔ شاہ چمن نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بادشاہ سلامت آپ بے فکر رہیں۔ شہزادی صاحبہ کی حفاظت میں اپنی جان سے بڑھ کر کروں گا''۔ عمرو

نے کہا تو شاہ چمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمرو۔ تم بیٹھو، میں تیار ہو کر آتی ہوں''۔ شہزادی نورین نے کہا اور پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمرو شاہ چمن سے باتیں کرنے لگ گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو اور شہزادی نورین الگ الگ گھوڑوں پر سوار ہو کر شمالی پہاڑیوں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں دباچہ جادوگر نے اپنا محل بنایا ہوا تھا۔ شہزادی نورین نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور پیٹ پر نیلے رنگ کا کپڑا باندھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال کھلے ہوئے تھے۔

عمرو نے محل سے روانہ ہوتے وقت ہی زنبیل کے محافظ بونے سے دباچہ جادوگر کے بارے میں معلوم کر لیا تھا۔ محافظ بونے نے عمرو کو بتایا تھا کہ دباچہ جادوگر نے ملک چمن سے سینکڑوں میل دور شمالی پہاڑیوں میں اپنا ایک محل بنایا ہوا تھا جہاں وہ اپنے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ رہتا تھا۔

عمرو اور شہزادی نورین شام تک سفر کرتے کرتے تھک گئے تھے لیکن اس کے باوجود وہ مسلسل آگے بڑھتے رہے کیونکہ آسمان پر گہرے سیاہ بادل اکٹھے ہوتے جا رہے تھے اور بار بار بجلی بھی چمک رہی تھی اور بادل گرجنے کے زور دار کڑاکوں سے فضا گونج اٹھتی تھی۔ عمرو اور شہزادی نورین کی کوشش تھی کہ وہ بارش شروع ہونے سے پہلے ہی کسی محفوظ مقام پر پہنچ جائیں مگر دور دور تک انہیں ایسی کوئی جگہ نظر نہ آ رہی تھی جہاں وہ پناہ لے سکتے۔

''شہزادی صاحبہ۔ اب کیا کریں۔ کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آ رہی جہاں ہم بارش شروع ہونے سے پہلے پہنچ جائیں''۔ عمرو نے شہزادی نورین سے کہا۔

''عمرو۔ اللہ نے چاہا تو ہم جلد ہی کسی محفوظ مقام پر پہنچ جائیں گے۔ تم آگے بڑھتے چلو''۔ شہزادی نورین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو، شہزادی کی ہمت کی داد دینے لگا۔ شہزادی کو بارش اور بجلی کے کڑکنے سے ذرا بھی خوف نہ آ رہا تھا جبکہ عمرو کے چہرے پر گھبراہٹ بھرے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے آسمانی بجلی سے

بہت ڈر لگتا تھا۔

کافی دور آنے کے بعد عمرو کو ایک جھونپڑی دکھائی دی جو ایک میدان میں بنی ہوئی تھی۔ اس میدان کے اردگرد کوئی بھی درخت نہ تھا۔ جھونپڑی کے دوسری طرف ایک جھیل تھی اور اس جھیل کے پار سرمئی پہاڑ دکھائی دے رہے تھے جو بہت بلند و بالا اور وسیع علاقے پھیلے ہوئے تھے۔ ان پہاڑوں تک جانے کے لئے جھیل کے اوپر ایک پل بنا ہوا تھا۔ شہزادی نورین نے بھی وہ جھونپڑی دیکھ لی تھی اس لئے دونوں نے اپنے گھوڑوں کا رخ اس جھونپڑی کی طرف موڑ دیا تھا کیونکہ اگر وہ جھیل عبور کر کے پہاڑوں میں کسی غار تک پہنچتے تو انہیں دیر ہو سکتی تھی۔ ابھی وہ جھونپڑی کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک بار پھر آسمان پر بجلی چمکی اور بونڈا باندی شروع ہو گئی۔ عمرو اور شہزادی نورین گھوڑوں سمیت جھونپڑی میں داخل ہو گئے۔

جھونپڑی وسیع و عریض اور گھاس پھونس کی بنی ہوئی تھی۔ جھونپڑی خالی پڑی ہوئی تھی اور اس میں اندھیرا تھا۔ عمرو اور شہزادی نورین نے گھوڑے ایک طرف

کھڑے کر دیئے پھر عمرو نے زنبیل سے ایک مشعل اور چادر نکال لی۔ مشعل طلسمی تھی اور اس کی روشنی اتنی تیز تھی کہ جھونپڑی کے اندر واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔ عمرو نے مشعل جھونپڑی کے ایک سوراخ میں اٹکا دی اور جھونپڑی کا دروازہ بند کر کے چادر زمین پر بچھا کر دونوں اس پر بیٹھ گئے۔ بوندا باندی نے اب موسلا دھار شکل اختیار کر لی تھی۔ بارش کے ساتھ بجلی بھی کڑک رہی تھی جس کی وجہ سے سردی میں بھی اضافہ ہو گیا تھا اور عمرو کے سردی سے دانت بج رہے تھے۔ عمرو نے زنبیل سے دو موٹی چادریں نکال کر ایک شہزادی نورین کو دی اور دوسری چادر خود پر ڈال کر جھونپڑی کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لی۔ شہزادی نورین نے بھی اپنے گرد چادر لپیٹ لی تھی۔ انہیں جھونپڑی میں بیٹھے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی مگر بارش رکنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔ اسی لمحے انہیں جھونپڑی کے باہر قدموں کی آہٹیں سنائی دیں تو دونوں چونک پڑے۔ عمرو کے چہرے پر خوف کے سائے لہرانے لگے۔ اس کا خیال تھا کہ جھونپڑی کے باہر کوئی درندہ

موجود ہے۔

''اوہ۔ باہر کون ہو سکتا ہے''۔ شہزادی نورین نے سرسراتی آواز میں کہا۔

''شاید کوئی درندہ ہے جو ہماری خوشبو سونگھ کر اس طرف آ گیا ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''درندہ''۔ شہزادی نورین نے چونک کر عمرو کو دیکھتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، اسی وقت جھونپڑی کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اندر داخل ہونے والے کو دیکھ کر عمرو اور شہزادی نورین بے اختیار چونک کر کھڑے ہو گئے۔

وہ ایک انتہائی خوفناک سرخ رنگ کا انسانی ڈھانچہ تھا۔ اس کی صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں کھال نام کی کوئی چیز اس کی ہڈیوں پر نظر نہیں آ رہی تھی۔ ڈھانچے کی آنکھیں بے حد بڑی بڑی، گول اور بالکل سفید تھیں البتہ ان آنکھوں میں سے ہلکی ہلکی زرد رنگ کی روشنی سی نکل رہی تھی۔

''کک۔ کک۔ کون ہو تم''۔ عمرو نے پریشان کن

لہجے میں کہا مگر سرخ ڈھانچے نے عمرو کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

اس سے پہلے کہ عمرو اور شہزادی نورین سرخ ڈھانچے سے مزید کوئی بات کرتے، سرخ ڈھانچے کی آنکھوں سے زرد رنگ کی شعاعیں نکل کر عمرو اور شہزادی نورین پر پڑیں تو وہ دونوں یکلخت سیاہ دھوئیں کے حصار میں قید ہو گئے۔ عمرو اور شہزادی نورین نے سیاہ دھوئیں سے نکلنے کی کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اچانک عمرو اور شہزادی نورین کو ایسا محسوس ہوا جیسے ان دونوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ملک چمن سے سینکڑوں میل دور کالے پہاڑوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ یہ پہاڑ دور دور تک پھیلے ہونے کے ساتھ ساتھ سلیٹ کی طرح بالکل سیدھے تھے۔ انہی پہاڑوں میں سے ایک بڑے پہاڑ کے پیچھے مغرب میں پتھر کا ایک بہت بڑا محل بنا ہوا تھا جس کے ایک کمرے میں ایک انتہائی بدشکل اور لمبے چہرے والا جادوگر ٹہلنے میں مصروف تھا۔ اس جادوگر کی رنگت سبز تھی اور اس کا سر گنجا تھا۔ اس کا نام دباچہ جادوگر تھا۔ اس کے ٹہلنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بے چینی سے کسی کا انتظار ہو۔

دباچہ جادوگر نے کچھ روز پہلے ملک یمن کی شہزادی حارثہ کو اغوا کر لیا تھا کیونکہ شہزادی حارثہ اسے پسند آ

گئی تھی اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ شہزادی حارثہ اسے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی اور اس نے جب دباچہ جادوگر سے اپنے اغوا کی وجہ پوچھی تو دباچہ جادوگر نے اسے بتایا کہ وہ دباچہ جادوگر ہے اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے مگر شہزادی حارثہ نے غصے اور نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر تھوک دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ مرنا تو پسند کر لے گی مگر اس جیسے بدصورت جادوگر سے ہرگز شادی نہیں کرے گی جس پر دباچہ جادوگر بہت غضبناک ہوا تھا اور اس نے شہزادی حارثہ کو ہلاک کرنے کی بجائے تہہ خانے میں زنجیروں سے جکڑ کر قید کر دیا تھا اور کہا تھا کہ جب تک وہ اس سے شادی کے لئے راضی نہیں ہو جاتی وہ اس تہہ خانے میں قید رہے گی۔ شہزادی حارثہ کو تہہ خانے میں قید ہوئے دس روز ہو گئے تھے۔ دباچہ جادوگر روزانہ شہزادی حارثہ کے پاس تہہ خانے میں اس کی مرضی معلوم کرنے کے لئے جاتا تھا مگر وہ اس سے شادی کے لئے راضی نہیں ہو رہی تھی۔ دباچہ جادوگر شہزادی حارثہ سے زبردستی شادی نہیں

کر سکتا تھا۔ اگر دباچہ جادوگر شہزادی حارشہ سے زبردستی شادی کرتا تو جادوگروں کے اصول کے مطابق اس کی تمام جادوئی طاقتیں ختم ہو جاتیں اور وہ عام انسان بن کر رہ جاتا۔

آج دوپہر کو دباچہ جادوگر کو جادو کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ شہزادی حارشہ کو اس کی قید سے آزاد کرانے کے لئے ملک چمن کی شہزادی نورین اور عمرو عیار اس کے محل کی طرف آ رہے ہیں تو یہ معلوم ہونے کے بعد دباچہ جادوگر بہت غصے میں آ گیا تھا کیونکہ وہ عمرو کے بارے میں جانتا تھا کہ عمرو جادوگروں، دیوؤں اور جنوں کا جانی دشمن ہے اور وہ ان سے سخت نفرت کرتا ہے۔ اگر وہ اس کے محل تک پہنچ گیا تو پھر اس کا بچنا بہت مشکل ہو جائے گا چنانچہ دباچہ جادوگر نے فوراً سرخ ڈھانچے کو بھیج دیا تھا کہ وہ عمرو کو اٹھا کر آگ والی دلدل میں پھینک دے جبکہ وہ شہزادی نورین کو اغوا کر کے اس کے پاس لے آئے۔ سرخ ڈھانچہ، دباچہ جادوگر کا حکم سنتے ہی فوراً روانہ ہو گیا تھا۔

دباچہ جادوگر اب سرخ ڈھانچے کا انتظار کر رہا تھا

کہ اسی وقت ایک جھماکا ہوا اور وہاں ایک سرخ ڈھانچہ نمودار ہو گیا۔ سرخ ڈھانچے نے اپنے کاندھے پر ایک لڑکی کو اٹھایا ہوا تھا جو بے ہوش تھی۔ دباچہ جادوگر ٹہلتے ٹہلتے رک گیا اور سرخ ڈھانچے کی طرف دیکھنے لگا۔ سرخ ڈھانچے نے بے ہوش لڑکی کو تخت پر لٹا دیا۔ وہ بے ہوش لڑکی شہزادی نورین تھی۔

''آقا۔ میں آپ کے حکم کے مطابق عمرو کو آگ والی دلدل میں پھینک آیا ہوں اور شہزادی نورین کو اغوا کر کے آپ کے پاس لے آیا ہوں''۔ سرخ ڈھانچے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شاباش سرخ ڈھانچے۔ شاباش۔ عمرو کو آگ والی دلدل میں پھینک کر تم نے ایک ایسا کارنامہ سر انجام دیا ہے جو تاریخ میں لکھا جائے گا۔ میں تمہیں اس کا بہت بڑا انعام دوں گا۔ میں تمہیں انسانی شکل میں لاؤں گا ہمیشہ کے لئے''۔ دباچہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرخ ڈھانچے کی سفید آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''اوہ آقا۔ بہت بہت شکریہ۔ میری بھی خواہش ہے

کہ میں انسانی شکل میں واپس آ جاؤں۔ آقا۔ اگر آپ مجھے واپس انسانی شکل میں لے آئیں گے تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی اور میں ہمیشہ آپ کا غلام رہوں گا''۔ سرخ ڈھانچے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سرخ ڈھانچے۔ تم میرے وفادار ڈھانچے ہو اس لئے شہزادی حارثہ سے شادی کرنے کے بعد میں تمہیں انسانی شکل میں واپس لانے کے لئے ایک خاص جاپ کروں گا۔ اب تم جاؤ''۔ دباچہ جادوگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو سرخ ڈھانچہ اسی وقت غائب ہو گیا جبکہ دباچہ جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر شہزادی نورین کی طرف پھونک ماری تو چند لمحوں کے بعد شہزادی نورین کے جسم میں حرکت ہونے لگی اور دوسرے ہی لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی اس کی نظر جب دباچہ جادوگر پر پڑی تو وہ بری طرح چونک پڑی۔

''میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو اور عمرو کہاں ہے''۔ شہزادی نورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شہزادی۔ میرا نام دباچہ جادوگر ہے اور تم اس وقت میرے محل میں ہو۔ باقی رہی عمرو کی بات تو اب تک آگ والی دلدل میں عمرو جل کر ہلاک ہو چکا ہو گا''۔ دباچہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی نورین کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔ دوسرے ہی لمحے وہ تخت سے نیچے اتر آئی۔

''میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی دباچہ جادوگر۔ تم نے عمرو کو آگ والی دلدل میں پھینک کر اچھا نہیں کیا''۔ شہزادی نورین نے غصیلے لہجے میں کہا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے دباچہ جادوگر پر چھلانگ لگا دی۔ دباچہ جادوگر کو چونکہ شہزادی نورین سے حملہ کرنے کی توقع نہیں تھی اس لئے شہزادی نورین کی لات اس کے پیٹ میں لگی اور دباچہ جادوگر اچھلتا ہوا پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ اس سے پہلے کہ دباچہ جادوگر کھڑا ہوتا، شہزادی نورین نے دوبارہ اس پر حملہ کر دیا۔ اس بار بھی اس کی لات بھرپور انداز میں اس کے پیٹ میں لگی تھی اور وہ پھر پشت کے بل زمین پر گر گیا تھا۔ اس کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ پھر تیزی

سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس بار جیسے ہی شہزادی نورین نے اس پر حملہ کیا تو دباچہ جادوگر یکدم ایک طرف ہو گیا اور شہزادی نورین دھڑام سے زمین پر گر گئی اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

دباچہ جادوگر کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے اور وہ خونخوار نگاہوں سے شہزادی نورین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے شہزادی نورین کے حملوں کی بالکل توقع نہیں تھی اور وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ شہزادی نورین اس قدر پھرتیلی ہو گی۔ دباچہ جادوگر نے بجلی کی سی تیزی سے شہزادی نورین کے قریب جا کر اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

''شہزادی۔ تم نے مجھ پر حملہ کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے۔ میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا''۔ دباچہ جادوگر نے چیختے ہوئے کہا مگر اسی وقت شہزادی نورین نے اپنے بائیں بازو کی کہنی اس قدر زور سے دباچہ جادوگر کے پیٹ میں ماری کہ دباچہ جادوگر نے بے اختیار شہزادی نورین کے سر کے بال چھوڑ کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ لیا۔ شہزادی نورین نے آزاد ہوتے

ہی اچھل کر لات اس کے سینے پر مار دی تو دباچہ جادوگر اچھلتا ہوا کمر کے بل تخت سے ٹکرا گیا اور اس کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی۔ اس کی کمر تخت سے اس انداز میں ٹکرائی تھی کہ اسے بہت تکلیف محسوس ہوئی تھی۔ اس نے شہزادی نورین کی طرف دیکھا تو وہ اس کی طرف آ رہی تھی۔ دباچہ جادوگر نے اسی وقت اپنا دایاں ہاتھ شہزادی نورین کی طرف کیا تو اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے سرخ لہریں نکل کر شہزادی نورین کے جسم سے ٹکرائیں اور دوسرے ہی لمحے شہزادی نورین ایک لوہے کے جال میں قید ہو گئی۔ شہزادی نورین جال سے نکلنے کے لئے کوشش کرنے لگی۔ دباچہ جادوگر کو یہ بالکل توقع نہیں تھی کہ شہزادی نورین بہادر اور نڈر ہو گی کہ وہ اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دے گی۔

''بدبخت بزدل دباچہ جادوگر۔ نکالو مجھے جال سے اور میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ میں تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بنا دوں گی''۔ شہزادی نورین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بکواس بند کرو شہزادی۔ اب تم کبھی بھی اس جال

سے نہیں نکل سکو گی کیونکہ یہ جادوئی جال ہے اور جادوئی جال سے نکلنا تمہارے لئے بہت مشکل ہے۔ تم اس جال میں قید رہو گی ہمیشہ کے لئے''۔ دباچہ جادوگر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر جال پر پھونک ماری تو دوسرے ہی لمحے جال وہاں سے غائب ہو گیا۔

''بہت ہی تیز اور پھرتیلی شہزادی ہے۔ ایسی پھرتیلی شہزادی میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اگر میں فوراً اسے طلسمی جال میں قید نہ کرتا تو اس نے تو مار مار کر میرا کچومر نکال دینا تھا''۔ دباچہ جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے ابھی تک کمر میں تکلیف ہو رہی تھی اور اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ اس نے ہاتھ فضا میں جھٹکا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا شیشے کا گلاس آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے گلاس منہ سے لگا لیا اور غٹاغٹ پانی پینے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو اور شہزادی نورین سیاہ دھوئیں میں قید فضا میں اڑے چلے جا رہے تھے۔ سیاہ دھواں اتنا گہرا تھا کہ انہیں سوائے دھوئیں کے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ عمرو کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے اور اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور سرخ ڈھانچہ کہاں ہے۔

اچانک سیاہ دھوئیں میں ایک ہاتھ برآمد ہوا اور اس نے عمرو کو گردن سے پکڑ لیا۔ عمرو بے اختیار ٹھٹک گیا اور اس نے اس ہاتھ سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی مگر دوسرے ہی لمحے وہ سیاہ دھوئیں سے نکلتا چلا گیا۔ عمرو نے دیکھا کہ اسے گردن سے پکڑنے والا سرخ ڈھانچہ تھا۔ اس سے پہلے کہ عمرو کچھ کرتا، سرخ

ڈھانچے نے عمرو کی گردن چھوڑ دی اور عمرو کسی بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح قلابازیاں کھاتے ہوئے زمین کی طرف آنے لگا۔ عمرو نے زمین کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

زمین پر ایک دائرے کی صورت میں آگ جل رہی تھی اور اس آگ کے شعلے کافی بلند تھے۔ آگ کو دیکھ کر عمرو کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے اور اس کی پیشانی پر پسینہ آ گیا۔ وہ لمحہ بہ لمحہ آگ کے شعلوں کے قریب ہوتا جا رہا تھا۔ عمرو کو خوف آ رہا تھا کہ اگر وہ آگ میں گر گیا تو یہ آگ اسے جلا کر راکھ بنا دے گی۔

"یا اللہ۔ میری مدد فرما۔ یا اللہ۔ مجھے اس آگ سے بچا"۔ عمرو نے لرزتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اب وہ آگ کے شعلوں کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"آقا۔ آپ جلدی سے زنبیل سے طلسمی موتی نکال کر منہ میں ڈال لیں"۔ اسی لمحے عمرو کو زنبیل کے محافظ ہونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل میں سے طلسمی موتی نکال کر اپنے منہ

میں ڈال دیا اور اسی وقت عمرو ایک جھماکے کے ساتھ آگ میں گرتا چلا گیا۔

آگ میں گرتے ہی عمرو اچھل کر کھڑا ہو گیا اور بلند ہوتے ہوئے شعلوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اگر وہ طلسمی موتی بروقت زنبیل سے نکال کر منہ میں نہ ڈال لیتا تو پھر اس کا بچنا ناممکن تھا۔ اب عمرو عیار آگ میں یوں کھڑا ہوا تھا جیسے وہاں آگ نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو۔ طلسمی موتی کی وجہ سے اس کے کپڑوں اور زنبیل کو بھی آگ نہیں لگی تھی۔

''آقا۔ تیار ہو جائیں''۔ اسی لمحے عمرو کو محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو ٹھٹک گیا۔

''کیا مطلب۔ کس لئے تیار ہو جاؤں''۔ عمرو نے پوچھا۔

''آپ کو دباچہ جادوگر کا چیلا ڈمولا ہلاک کرنے کے لئے آ رہا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا پھر اس سے پہلے کہ عمرو محافظ بونے سے مزید بات کرتا اسی لمحے اسے تیز چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے بہت ساری بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔ عمرو

پریشان کن نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور عمرو کے دائیں طرف سے ایک انتہائی خوفناک شکل و صورت کا انسان برآمد ہوا جو بہت ہی خوفناک تھا۔

وہ انسان عام انسانوں سے بہت بڑا تھا اور اس کا سارا جسم آگ میں جل رہا تھا۔ وہ بڑی بڑی گول آنکھوں سے عمرو کو دیکھ رہا تھا۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہی ڈمولا ہے جس کے بارے میں محافظ بونے نے اسے خبردار کیا ہے۔

”اوہ۔ یہ آگ تو کسی بھی انسان کو فوراً جلا کر راکھ بنا دیتی ہے مگر تم صحیح سلامت کھڑے ہو۔ مگر اب تم زندہ نہیں بچ سکو گے“۔ ڈمولا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر اس نے اپنا دایاں ہاتھ سیدھا کر کے عمرو کی طرف جھٹکا تو اسی لمحے آگ کا ایک گولا سا عمرو کی طرف لپکا لیکن دوسرے ہی لمحے عمرو تیزی سے نیچے ہو گیا اور آگ کا گولا اس کے سر کے اوپر سے گزر گیا۔ ڈمولا نے جب عمرو کو آگ کے گولے سے بچتے ہوئے دیکھا تو اس نے دوسرا آگ کا گولا عمرو کی

طرف پھینکا۔ اس بار بھی عمرو بجلی کی سی تیزی سے نیچے ہو گیا تھا اور آگ کا گولا اس کے سر کے اوپر سے ہوتے ہوئے آگ میں ہی غائب ہو گیا تھا۔ اب تو ڈمولا بجلی کی سی تیزی سے اس پر آگ کے گولے برسانے لگا لیکن عمرو انتہائی پھرتی اور بہادری کے ساتھ ادھر ادھر چھلانگیں مارتے ہوئے خود کو آگ کے گولوں سے بچا رہا تھا۔ اس نے اپنا منہ سختی سے بند کیا ہوا تھا تاکہ طلسمی موتی اس کے منہ سے نہ نکل جائے۔ کچھ دیر بعد ڈمولا عمرو پر آگ کے گولے برسانے کے بعد رک گیا۔ اس کے حلق سے خوفناک غراہٹیں نکل رہی تھیں اور اپنے وار ناکام جاتے دیکھ کر اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمرو بھی آگ کے گولوں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر چھلانگیں مار مار کر بری طرح سے تھک گیا تھا۔ ڈمولا چند لمحے عمرو کو گھورتے ہوئے دیکھتا رہا پھر اس نے دوبارہ عمرو پر آگ کے گولوں کی بارش کر دی اس سے پہلے کہ آگ کا گولا اسے کوئی نقصان پہنچاتا، عمرو نے پھرتی کے ساتھ زنبیل سے ڈھال ابراہیمی اور تلوارِ حیدری

نکال لی اور آگ کے گولے ڈھال ابراہیمی سے ٹکرا کر غائب ہوتے گئے۔ عمرو کو اچانک ہی ڈھال ابراہیمی اور تلوارِ حیدری کا خیال آ گیا تھا۔ اپنے وار پھر ناکام جاتے دیکھ کر ڈمولا کی آنکھوں میں گھبراہٹ اور چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ مسلسل عمرو پر آگ کے گولے برسا رہا تھا جبکہ عمرو آگ کے گولوں کو ڈھال ابراہیمی پر روکتے ہوئے قدم بہ قدم چلتے ہوئے ڈمولا کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ڈمولا نے جب عمرو کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا تو اس نے کریہہ انداز میں چیخ ماری اور پلٹ کر بھاگنے ہی لگا تھا کہ عمرو نے اچھل کر تلوارِ حیدری سے اس کی گردن پر وار کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے ڈمولا کا سر کٹ کر دور جا گرا اور اس کی کٹی ہوئی گردن سے دھواں نکلنے لگا۔ عمرو نے آگے بڑھ کر لات ڈمولا کے پیٹ میں ماری تو ڈمولا کا جسم یکدم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اسی لمحے وہاں تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اندھیرا چھا گیا۔

چند لمحوں کے بعد جب اندھیرا چھٹا تو عمرو نے

دیکھا کہ وہ آگ کی دلدل کی بجائے خالی میدان میں کھڑا تھا جس کے چاروں طرف بھورے رنگ کے بلند و بالا پہاڑ ہی پہاڑ تھے۔ عمرو نے طلسمی موتی، ڈھال ابراہیمی اور تلوارِ حیدری زنبیل میں رکھ دیئے۔

''محافظ بونے۔ شہزادی نورین کہاں ہے''۔ عمرو نے محافظ بونے سے پوچھا۔

''آقا۔ شہزادی نورین کو دباچہ جادوگر نے جادوئی جال میں قید کر کے تہہ خانے میں بند کر دیا ہے۔ شہزادی نورین نے دباچہ جادوگر سے مقابلہ کرنے اور اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دباچہ جادوگر کے جادو کے سامنے اس کی ایک نہ چل سکی''۔ محافظ بونے نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''محافظ بونے۔ کیا تم مجھے دباچہ جادوگر کے محل تک لے جا سکتے ہو''۔ عمرو نے محافظ بونے سے پوچھا۔

''جی ہاں آقا۔ میں آپ کو دباچہ جادوگر کے محل تک پہنچا سکتا ہوں۔ آپ آنکھیں بند کر لیں اور اس وقت تک آنکھیں نہ کھولنا جب تک میں نہ کہوں''۔

محافظ بونے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں''۔ عمرو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

''تیار ہو جائیں''۔ محافظ بونے نے کہا اور پھر دوسرے ہی لمحے عمرو کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

''اوہ۔ اوہ۔ عمرو آگ والی دلدل سے کیسے زندہ بچ گیا ہے۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آگ والی دلدل سے زندہ بچنا کسی بھی انسان کے بس کی بات نہیں ہے''۔ دباچہ جادوگر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت سو رہا تھا جب سرخ ڈھانچے نے آ کر اسے عمرو کے زندہ بچنے کی اطلاع دی تھی۔ عمرو نے جیسے ہی ڈمولا کو ہلاک کیا تھا تو جادوئی پرندہ دباچہ جادوگر کے محل میں آ گیا تھا۔ دباچہ جادوگر چونکہ اس وقت آرام کر رہا تھا اس لئے جادوئی پرندے نے سرخ ڈھانچے کو ڈمولا کی موت اور عمرو کے زندہ بچنے کی اطلاع دی تھی۔

''آقا۔ نہ صرف عمرو بچ گیا ہے بلکہ اس نے ڈمولا

کو بھی ہلاک کر دیا ہے''۔ سرخ ڈھانچے نے کہا تو دباچہ جادوگر یوں اچھل پڑا جیسے اس کے پاؤں پر چیونٹی نے کاٹ لیا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سرخ ڈھانچے کو دیکھنے لگا۔ اس اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

''یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے سرخ ڈھانچے۔ عمرو نے کیسے ڈمولا کو ہلاک کر دیا ہے حالانکہ ڈمولا کے پاس تو بہت ساری جادوئی طاقتیں تھیں''۔ دباچہ جادوگر نے تیز لہجے میں کہا۔

''آقا۔ میں نے جادو کے ذریعے عمرو کے بارے میں معلوم کیا ہے کہ وہ کیسے زندہ بچ گیا ہے۔ عمرو کے پاس ایسی بہت ساری کراماتی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے ڈمولا کے جادو نے اس پر اثر نہیں کیا اور یوں عمرو اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے''۔ سرخ ڈھانچے نے بتایا۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمرو تو واقعی بہت خطرناک انسان ہے۔ اوہ، اب میں کیا کروں۔ مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا''۔ دباچہ جادوگر نے پریشان کن لہجے میں کہا۔

''آقا۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے عمرو آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا''۔ سرخ ڈھانچے نے دباچہ جادوگر کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا تو دباچہ جادوگر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے پر چمک ابھر آئی۔

''اوہ۔ مجھے تو تمہارا خیال ہی نہیں رہا سرخ ڈھانچے۔ تمہارے پاس تو بہت ساری جادوئی طاقتیں ہیں اور تم بآسانی عمرو عیار کو ہلاک کر سکتے ہو''۔ دباچہ جادوگر نے تیز لہجے میں کہا۔

''جی ہاں آقا۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھے کوئی اس وقت تک ہلاک نہیں کر سکتا جب تک میری آنکھوں میں کوئی انسان انگلی نہ مار دے۔ کوئی بھی انسان میری آنکھ میں انگلی مارے گا تو میں خودبخود آگ میں جل کر بھسم ہو جاؤں گا۔ اب عمرو کو کیا پتا ہو گا کہ میں اس طرح ہلاک ہو سکتا ہوں''۔ سرخ ڈھانچے نے کہا۔

''تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو سرخ ڈھانچے۔ واقعی اس طلسم کے بارے میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ یہ طلسم میں نے خود تمہارے اوپر کیا ہوا

ہے۔ تم جاؤ اور عمرو کو ہلاک کر کے اس کی لاش میرے پاس لے آؤ۔ میں اس کی لاش کو سو جوتے ماروں گا"۔ دباچہ جادوگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر آقا۔ میں جا رہا ہوں"۔ سرخ ڈھانچے نے کہا اور دوسرے ہی لمحے وہ ایک جھماکے سے غائب ہو گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

''آنکھیں کھول دیں آقا''۔ عمرو کے پاؤں زمین پر لگے تو اسے محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔ عمرو نے آنکھیں کھول دیں اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ اس وقت پہاڑوں کے پیچھے ایک بہت بڑے محل کے سامنے کھڑا تھا جس کا دروازہ بند تھا۔

''کیا یہی دباچہ جادوگر کا محل ہے محافظ بونے''۔ عمرو نے محافظ بونے سے پوچھا۔

''جی ہاں آقا۔ یہی دباچہ جادوگر کا محل ہے۔ اوہ۔ اوہ''۔ محافظ بونا کہتے کہتے بوکھلا کر چونک پڑا۔

''کیا بات ہے محافظ بونے۔ تم پریشان کیوں ہو گئے ہو''۔ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''آقا۔ وہی سرخ ڈھانچہ آپ کو ہلاک کرنے آ رہا

ہے جس نے آپ کو آگ والی دلدل میں پھینکا تھا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

اسی لمحے ایک جھماکا ہوا اور عمرو کے سامنے سرخ ڈھانچہ نمودار ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ عمرو کچھ سمجھتا، سرخ ڈھانچے نے ہاتھ بڑھا کر عمرو کو گردن سے پکڑ کر فضا میں یوں اٹھا لیا جیسے عمرو گوشت پوست کی بجائے کاغذ کا بنا ہوا انسان ہو۔

عمرو اپنی گردن سرخ ڈھانچے کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا مگر سرخ ڈھانچے کے ہاتھ کی گرفت بہت سخت تھی اور عمرو کو اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھیں باہر کو نکلتی آ رہی تھیں۔

"مم۔ مم۔ میری۔ گگ۔ گگ۔گردن۔ چھچ۔ چھوڑ دو"۔ عمرو نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن سرخ ڈھانچے کے ہاتھ کی گرفت پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔ عمرو کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اگر سرخ ڈھانچے کے ہاتھ کی گرفت یونہی اس کی گردن پر رہی تو وہ سانس گھٹنے سے مر جائے گا۔ اچانک عمرو نے اپنی ٹانگیں سرخ

ڈھانچے کے پیٹ میں ماریں مگر سرخ ڈھانچے پر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا اور دوسرے ہی لمحے عمرو کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیلنے لگا اور اس کی جدوجہد میں بھی کمی آتی گئی۔ عمرو کو اپنی موت آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی تھی۔ آخری کوشش کے طور پر عمرو نے اپنی قوت مجتمع کرتے ہوئے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی سرخ ڈھانچے کی آنکھ میں مار دی تو دوسرے ہی لمحے ایک جھماکا ہوا اور سرخ ڈھانچے کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی اور اس کے ہاتھ کی گرفت عمرو کی گردن پر سے ڈھیلی پڑ گئی تو عمرو دھڑام سے زمین پر آ گرا۔ زمین پر گرتے ہی عمرو نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ اٹھ کر لڑکھڑایا اور پھر زمین پر گر گیا۔

سرخ ڈھانچے کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی تھی اور اس کے حلق سے کربناک چیخیں نکل رہی تھی۔ سرخ ڈھانچہ آگ میں یوں دھڑا دھڑ جل رہا تھا جیسے وہ سوکھی لکڑیوں کا ڈھیر ہو۔ چند ہی لمحوں میں سرخ ڈھانچہ جل کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔ عمرو چند لمحے زمین پر پڑا رہا وہ پھر اٹھنے کی کوشش کرنے

لگا اور بالآخر وہ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سرخ ڈھانچے میں کیسے آگ لگ گئی ہے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں راکھ کے ڈھیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ سرخ ڈھانچے کی موت اس حالت میں لکھی ہوئی تھی کہ اگر کوئی انسان اس کی آنکھ میں انگلی مار دے تو اس کے جسم میں آگ لگ جائے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ آپ نے غیر ارادی طور پر اس کی آنکھ میں انگلی مار دی تو اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی"۔ محافظ بونے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر تک عمرو کے حواس مکمل بحال ہو چکے تھے اس لئے اس نے زنبیل سے تلوارِ حیدری نکالی اور دباچہ جادوگر کے محل کی طرف قدم اٹھانے لگا۔ محل کے دروازے پر پہنچ کر عمرو نے دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ انتہائی مضبوطی کے ساتھ بند تھا اس لئے عمرو نے تلوارِ حیدری دروازے پر ماری تو دوسرے ہی لمحے دروازہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر بکھر گیا۔ پھر عمرو محل کے اندر داخل ہو گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

شہزادی نورین نے جال سے نکلنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن چونکہ وہ جال جادوئی تھا اس لئے اس جادوئی جال سے نکلنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ بالآخر وہ مایوس ہو گئی تھی اور اس وقت وہ جال میں قید زمین پر بیٹھی ہوئی کچھ سوچنے میں مصروف تھی۔ وہ جادوئی جال سمیت ایک تہہ خانے میں موجود تھی جس کے دائیں طرف سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ بائیں طرف ایک مشعل جل رہی تھی جس کی روشنی تہہ خانے میں پھیلی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد وہ پھر کھڑی ہو گئی اور جادوئی جال سے نکلنے کے لئے کوشش کرنے لگی۔ وہ جادوئی جال کو الٹانے کے لئے زور لگا رہی تھی تاکہ جادوئی جال الٹ جائے اور وہ اس میں سے باہر

نکل آئے مگر جادوئی جال چونکہ بہت بھاری تھا اس لئے شہزادی نورین اسے ہلا تک نہ سکی تھی۔

''دباچہ جادوگر۔ مجھے جال سے باہر نکالو اور میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ دباچہ جادوگر۔ کہاں ہو تم۔ مجھے باہر نکالو''۔ شہزادی نورین نے چیختے ہوئے کہا مگر اس کی آواز تہہ خانے میں ہی گونج کر رہ گئی۔ وہ چند لمحے تہہ خانے کے دروازے کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے جادوئی جال کے سلاخوں پر ٹکریں مارنی شروع کر دیں۔ وہ مسلسل سلاخوں پر سر کی ٹکریں مار رہی تھی۔ اس طرح ٹکریں مارنے سے شہزادی نورین کا سر پھٹ گیا تھا اور اس میں سے خون رسنے لگا تھا۔ اچانک ایک جھماکا ہوا اور جادوئی جال غائب ہو گیا تو شہزادی نورین چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ وہ جال چونکہ جادوئی تھا اور اگر اس پر کسی انسان کا خون لگ جاتا تو وہ غائب ہو سکتا تھا اس لئے جیسے ہی شہزادی نورین کے سر کا خون جادوئی جال کی سلاخ پر لگا تھا تو وہ غائب ہو گیا تھا۔

''اوہ۔ میں آزاد ہو گئی ہوں''۔ شہزادی نورین نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا پھر وہ تیزی سے مشعل کی طرف بڑھی۔ اس نے مشعل اتاری اور تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی تہہ خانے سے نکل کر دباچہ جادوگر کو تلاش کرنے لگی۔ شہزادی نورین ابھی راہداری میں ہی تھی کہ اسے قدموں کی آہٹیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گئی کہ دباچہ جادوگر اسی طرف آ رہا تھا۔ شہزادی نورین نے چھپنے کے لئے ادھر ادھر دیکھا تو دائیں طرف ایک چوڑا سفید رنگ کا ستون دکھائی دیا جس پر جامنی رنگ سے نقش و نگار بنائے گئے تھے۔ شہزادی نورین بجلی کی سی تیزی سے ستون کے پیچھے چھپ گئی۔ قدموں کی آہٹیں اب ستون کے قریب آ چکی تھیں۔ شہزادی نورین نے تھوڑا سا سر باہر نکال کر دیکھا تو دوسرے ہی لمحے وہ چونک پڑی۔ وہ دباچہ جادوگر کی بجائے عمرو عیار تھا جو بائیں ہاتھ میں تلوار پکڑے چوکنے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ عمرو کو زندہ دیکھ کر شہزادی نورین کے چہرے پر خوشی کے تاثرات چھا گئے۔ شہزادی نورین ستون کے پیچھے سے نکل آئی۔ اس سے پہلے کہ وہ عمرو سے کوئی بات

کرتی، اسی وقت ستون کے پیچھے سے دباچہ جادوگر کا گنجا سر برآمد ہوا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ (اس منظر کے لئے سرورق دیکھیئے)

شہزادی نورین نے ستون کے پیچھے سے آہٹ سنی تو وہ بے اختیار پیچھے مڑی تو دباچہ جادوگر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر غصے بھرے تاثرات ابھر آئے۔

''شہزادی۔ میں تمہیں اور عمرو کو زندہ نہیں چھوڑوں گا''۔ دباچہ جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا اس سے پہلے کہ دباچہ جادوگر شہزادی نورین اور عمرو پر جادوئی وار کرتا، شہزادی نورین نے اچھلتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشعل اس قدر زور سے دباچہ جادوگر کے گنجے سر پر ماری کہ دباچہ جادوگر کے حلق سے چیخ نکل گئی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اس کے سر سے خون نکل آیا تھا اور اس کا منتر ادھورا رہ گیا تھا۔ شہزادی نورین نے پے در پے دباچہ جادوگر کے سر پر مشعل سے وار کئے تو دباچہ جادوگر کا سر پاش پاش ہو گیا اور وہ لڑھکتا ہوا عمرو کے قدموں میں آگرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت پڑ گیا۔ عمرو

نے حیرت بھری نگاہوں سے دباچہ جادوگر کو دیکھا جو ہلاک ہو چکا تھا۔ اسی لمحے وہاں گہرا اندھیرا چھا گیا اور چاروں طرف چیخ و پکار سنائی دینے لگی جیسے بہت ساری بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔ اندھیرا جب چھٹا تو عمرو نے دیکھا کہ وہ ایک خالی میدان میں کھڑا تھا اور اس کے قریب ہی شہزادی نورین اور شہزادی حارثہ کھڑی تھیں۔ شہزادی حارثہ حیرت بھری نگاہوں سے عمرو اور شہزادی نورین کی طرف دیکھ رہی تھی دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے شہزادی نورین کی طرف بڑھی اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملنے لگیں۔

"شہزادی نورین۔ آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ بہت بہادر اور باہمت شہزادی ہیں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی نورین بھی مسکرا دی۔ عمرو نے زنبیل سے طلسمی قالین نکال کر زمین پر بچھایا اور پھر وہ سب اس پر سوار ہو کر ملک چمن کے محل میں پہنچ گئے۔ عمرو نے جب شاہ چمن کو شہزادی نورین کی بہادری کا قصہ سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور ان کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔

''جناب۔ میری یہ پہلی مہم ہے جس میں، میں کسی جادوگر کو ہلاک نہیں کر سکا اس لئے اگر آپ مجھے انعام دے دیں گے تو یہ آپ کی مہربانی ہو گی ورنہ میں آپ سے شکوہ نہیں کروں گا''۔ عمرو نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو شاہ چمن، شہزادی نورین اور شہزادی حارثہ مسکرا دیئے۔

''عمرو۔ میں تمہیں انعام ضرور دوں گا کیونکہ تم میری بیٹی کو مہم پر لے گئے ہو''۔ شاہ چمن نے کہا تو عمرو کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''تو پھر جلدی سے دیں نا میرا انعام''۔ عمرو جلدی سے کہا تو شاہ چمن نے مسکرا دیئے۔ انہوں نے عمرو کو بہت سارے ہیرے و جواہرات دیئے جنہیں پا کر عمرو بہت خوش ہو گیا تھا۔

ختم شد

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں

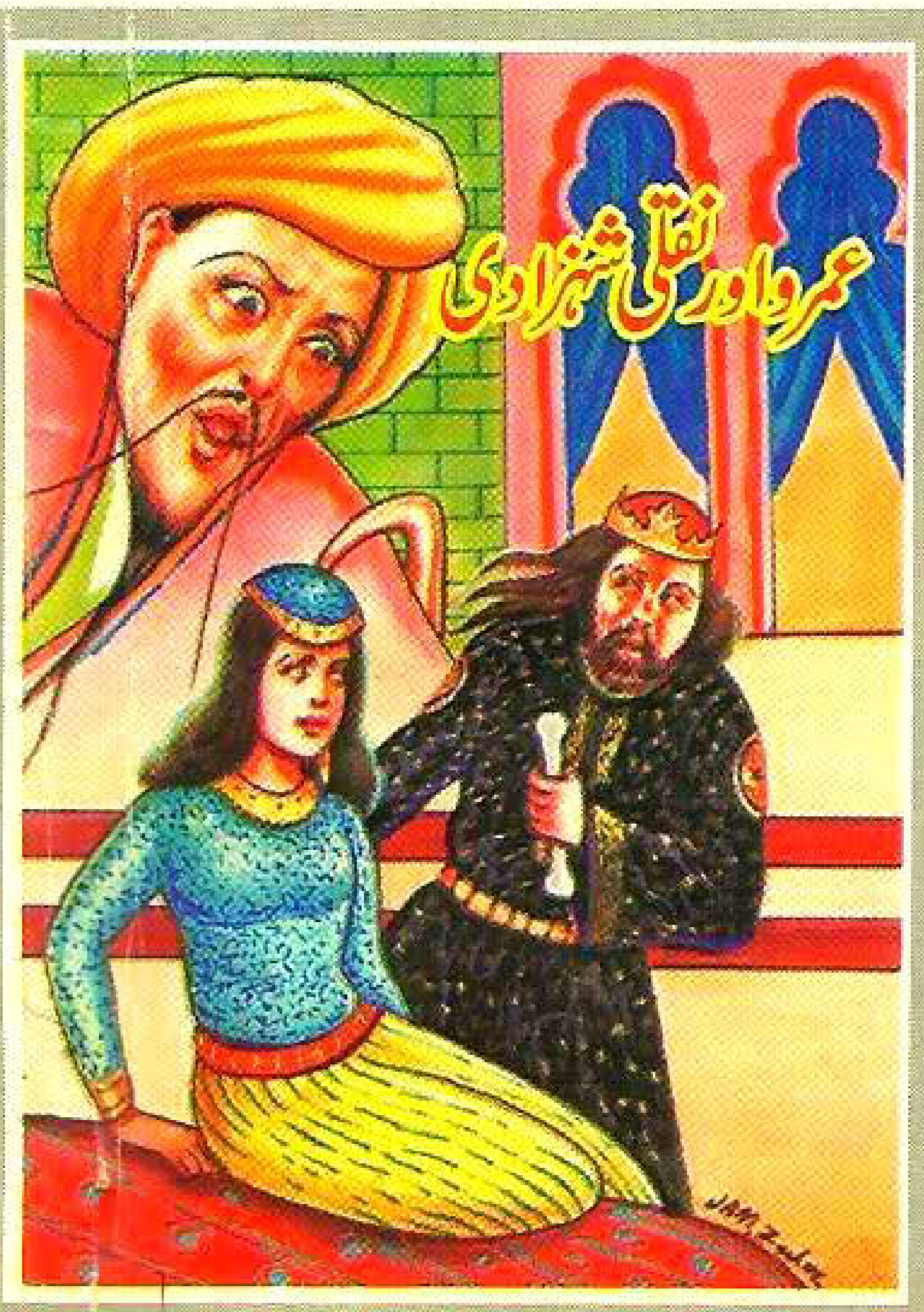

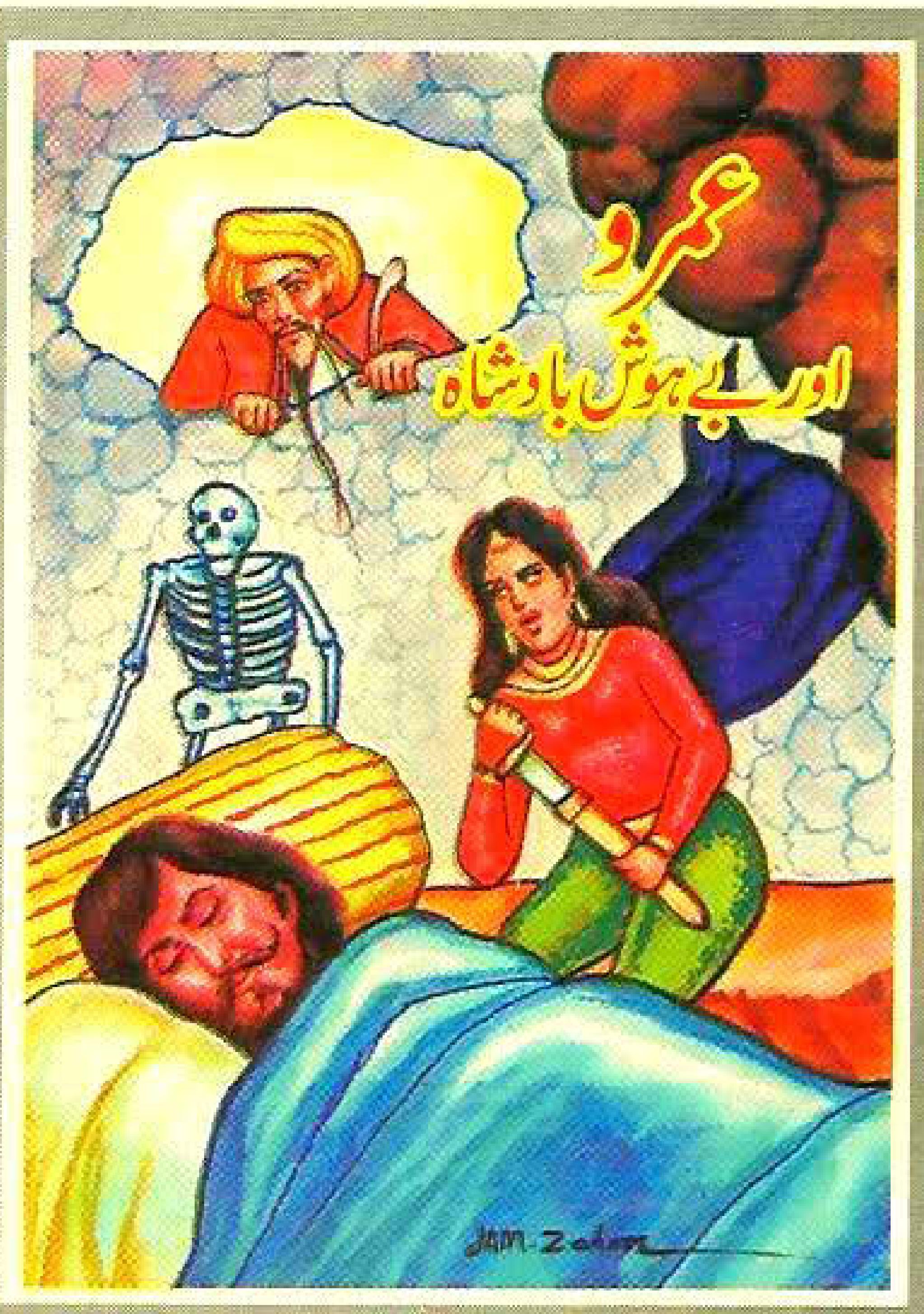
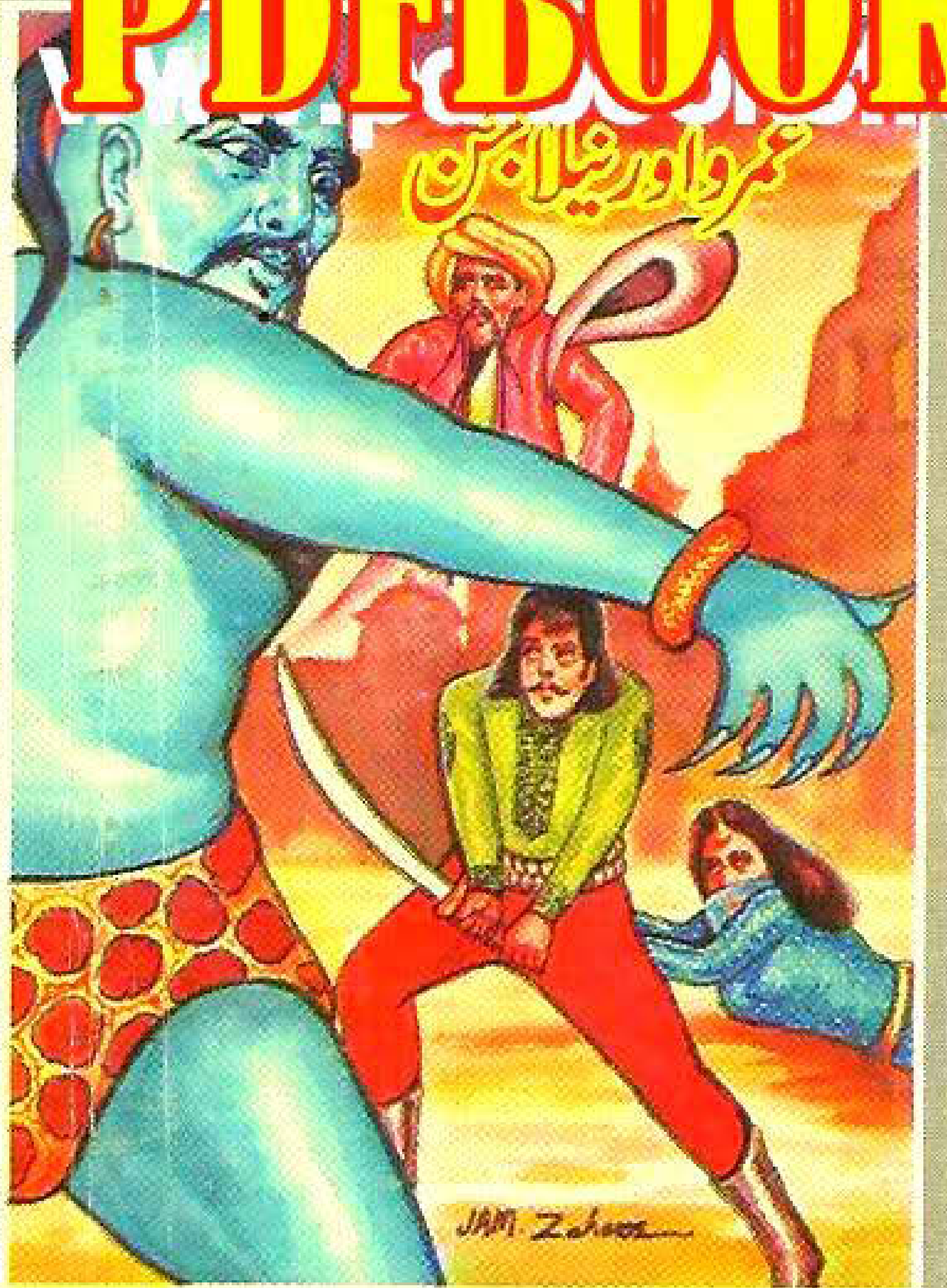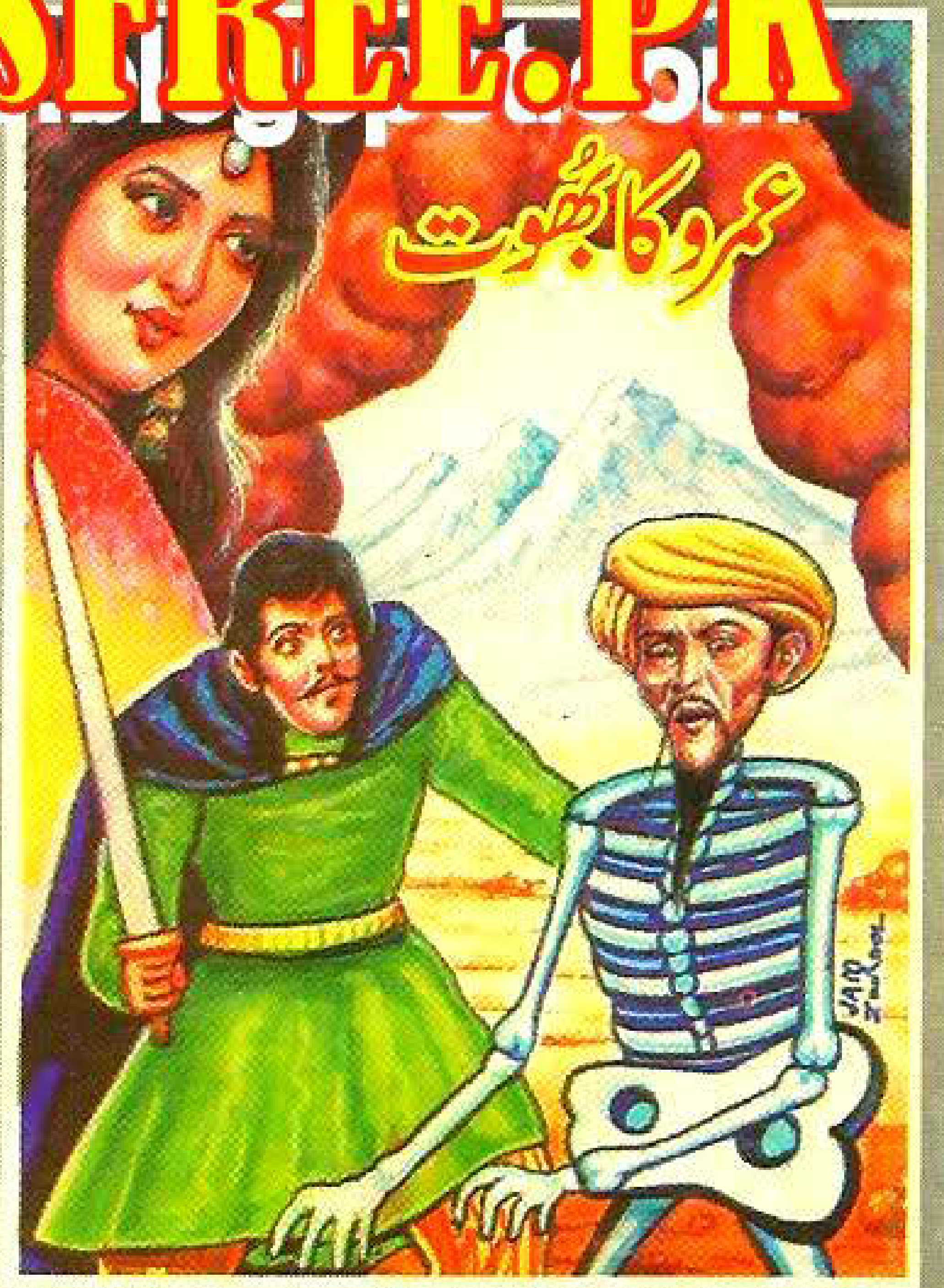
PDFBOOKSFREE.PK